رجسٹرڈ ایل نمبر

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

نور

قال اللہ تعالیٰ اللہ نور السموات والارض

قادیان دار الامان سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے

پنجشنبہ ۳۰ / ۶ / ۱۹۱۶ء مارچ

۱۳۳۴ھ

جلد ۱۶ — ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وودان برہمچاری — نمبر ۱۲

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۲ روپے
ششماہی " ۱ روپیہ ۴ آنے
سالانہ امراء سے ۵ روپے
ممالک غیر سے ۸ شلنگ

مقاصد

۱۔ اسلام کی خوبیاں اور برکات ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت کو ظاہر کرنا۔
۲۔ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔
۳۔ دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔
۴۔ راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو روپیہ کا سرمہ تلف کیا گیا

۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء کو یہ اشتہار قادیان کی عام گذرگاہوں پر چسپاں کیا گیا کہ کل ۱۵ مارچ ۴ بجے چالیس تولے موتی سرمہ قیمتی یکصد روپیہ دفتر نور کے سامنے محض اس لئے تلف کیا جائیگا کہ مجھے شبہ ہے اس میں گرد پڑ گئی ہے جو آنکھوں جیسی نازک چیز کیلئے مضر ہے جس کسی نے یہ اتلاف دیکھنا ہو وہ کل ۴ بجے دفتر نور میں پہنچ جائے۔

یہ سو روپیہ کا نقصان محض اس لئے کیا جا رہا ہے کہ ہم خراب چیز ہرگز مبارک کو دینا نہیں چاہتے۔ حالانکہ خاصی رقم کی درخواستیں ہمارے پاس آئی ہوئی ہیں۔ جنہیں سرمہ کی تیاری تک انتظار کرنا پڑیگا۔

۱۵ مارچ کو ٹھیک ۴ بجے منشی مقبول احمد خان خوشنویس اور منشی رحمت اللہ کے ہاتھوں یہ چالیس تولے سرمہ شارع عام کے سامنے تلف کروایا گیا۔

الحمد للہ اب عمدہ سرمہ تیار ہو گیا ہے قیمت فی تولہ دو روپیہ۔

پتہ۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیئے کہ آپ کی صحت کا مدار آپ کے مضبوط دانتوں پر ہے۔ جس سے آپ بخوبی غذا چبا سکیں اور معدہ بہ آسانی ہضم کر سکے ورنہ بدہضمی کل بیماریوں کی جڑ ہے۔ یہ موتی دانت پوڈر جملہ امراض دنداں کے لئے اکسیر ہے۔ جو دانتوں کے کل عوارض کو دور کرکے انہیں مضبوط اور موتیوں کی طرح سفید و چمکدار بنائیگا۔ علاوہ ازیں دہن کی بدبو کو خوشبو سے بدل دیگا۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ جو مدت کے لئے کافی ہے۔

پتہ

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہے۔ گویا حیات انسانی کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے جس کا استعمال کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانے اور شہ زور کو بفضل خدا ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کو کھولنے۔ حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے دل و دماغ کو تقویت دینے۔ پٹھوں کو مضبوط کرنے۔ اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ اور طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت کرنے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے گویا حیات انسانی کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری دور کرنیکے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

چیدہ خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملتان سنٹرل جیل سے بیس اور اکالی قیدی اپنی میعاد قید گذار کر رہا کر دیئے گئے۔

ڈاکہ جن ہمال میں ایک ڈاکو کو قتل کیا گیا جس میں مدو خان نامی کنسٹیبل ہلاک ہو گیا تھا۔ گورنمنٹ نے اس کے پس ماندگان کو ایک مربعہ اراضی عطا کیا ہے

بڑودہ میں محصول چونگی بڑھائے جانے کے حکم کے خلاف سخت ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔

ایک مرہٹہ لیڈر پر اس لئے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ کہ اس نے کہا تھا۔ تمام انگریز جھوٹے ہیں۔ اسے تین ہزار جرمانہ کی سزا ملی۔

لالہ لاجپت رائے نے جینوا کانفرنس میں مزدوروں کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

لنڈن کا تار ہے۔ فرانس مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ خزانوں میں پائی تک نہیں۔

بین الاقوامی طلبا کی کانفرنس نے جو کہ فن لینڈ میں ہوگی۔ جناب گاندھی کو دعوت شمولیت دی ہے۔

لنڈن میں ایک شخص فاقہ کشی کر رہا ہے جس کے صلہ میں پانسو سے زائد عورتوں نے اس سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے

ضعیف الاعتقادی کا برا ہو۔ ہیضہ دور کرنے کے لئے کانپور کے ایک گاؤں میں ایک زندہ آدمی کو دفن کر دیا گیا۔

بمبئی۔ ۱۴ مارچ۔ مراعات یافتگان جدہ بذریعہ برقی پیغام مطلع کرتے ہیں۔ کہ حجاج کے مفاد اور آرام و آسائش کو مدنظر رکھتے ہوئے سلطان ابن سعود نے موٹر گاڑیوں کی آمدورفت کے سلسلہ کو قایم کرنے کی اجازت فرما دی ہے۔ اب حاجیوں کے لئے جدہ سے مکہ مکرمہ میں دو گھنٹہ میں پہنچ جانا ممکن

کلکتہ۔ جمعیۃ العلماء ہند کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا ہے۔ کہ قانون اصلاحات کا حصہ سرحد میں نفاذ کیا جائے اور ہندو لیڈران کا جو حصہ اس کے خلاف کوشاں ہے۔ اس کی مذمت کی گئی کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے ابن سعود کے اپنے آپ کو شاہ حجاز کا اعلان کرنے پر حیرانی ظاہر کی گئی اور یہ استدعا کی گئی کہ حجاز کا آئندہ نظام حکومت اسلام کے اصولوں پر جمہوری طریقہ پر ہو۔

لاہور پنجاب کونسل میں سر جان مینارڈ نے لالہ بدھ راج رکن کونسل و غیر سرکاری جیل وزیٹر پر منٹگمری جیل میں حملہ کے متعلق مجلس کی میز پر رپورٹ رکھتے ہوئے کہا کہ اس رپورٹ پر غور و خوص کے بعد حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ اور جیلر منٹگمری جیل اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں ناکام رہے ہیں۔ میجر ٹراٹر قائمقام سپرنٹنڈنٹ کو جیل ڈیپارٹمنٹ سے سول میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور نعمت اللہ خان جیلر ایک چھوٹی ڈسٹرکٹ جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔ آئندہ وہ کبھی کسی اہم جیل میں متعین نہیں کیا جائے گا۔ نیز ہر دو قیدیوں کے خلاف جن پر حملہ کرنے کا الزام ہے۔ ضابطہ فوجداری کے مطابق باقاعدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

ریلوے بورڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام ریلوں میں تیسرے درجہ کی گاڑیوں کے اندر بجلی کے پنکھوں اور روشنی کا انتظام کیا جائے۔ ہر ٹرین کے دونوں طرف متعدد لیمپ ہوں گے جن سے گاڑی کے پہنچتے ہی پلیٹ فارم خود بخود درخشاں ہو جائیں گے۔ اور پلیٹ فارم پر جداگانہ روشنی کی ضرورت نہ ہوگی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی چند گاڑیوں میں یہ سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ ریلوے بورڈ نے کوئلہ کے کرایہ میں دس فی صدی کی تخفیف کر دی ہے۔

وائسرائے ہند کی سفارش پر پرنس حمید اللہ خان کو ریاست بھوپال کے مرحوم ولیعہد نصر اللہ خاں کے بجائے ولیعہد تسلیم کیا گیا ہے۔

شہر دہلی کے قرب و جوار میں طاعون پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔

جمعیۃ العلماء ہند کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن یہ پاس کیا گیا ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو تمام ملک میں اردو زبان مقبول بنانے کے لئے تدابیر اختیار کرے۔ اور علماء سے یہ گذارش ہے۔ کہ وہ قرآن کا ترجمہ انگریزی اور دوسری زبانوں میں کریں۔

تعلیم یافتہ ہندوؤں کی ہندو دھرم سے بغاوت

دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور کا ایک سرگرم اور وہ کارکن لالہ دیوی چند لکھتا ہے کہ:-

"کئی بھائی آریہ مجھ سے کہتے ہیں۔ کہ میں پاپ کر رہا ہوں۔ جب میں ان اچھوتوں کو مسلمان یا عیسائی ہونے سے روکتا ہوں۔ اگر آپ کی موومنٹ عیسائیت یا اسلام کے پروپیگنڈا کے برخلاف ہے۔ تو ان کی کوئی ہمدردی اس موومنٹ سے نہیں۔ ہندو ازم تنگ و تاریک ہے۔ ہندو ازم خود غرضی۔ ظلم۔ بے انصافی و تنگدلی مجسم ہے۔ اس لئے جتنی جلدی یہ لوگ ہندو ازم کو خیرباد کہکر اسلام و عیسائیت کے ذریعہ اپنی ترقی کر سکیں۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ اس قسم کے خیالات میں چند لوگوں سے سنتا ہوں۔ جو پرانے دقیانوسی خیالات کے آدمی ہیں۔ وہ تو صاف کہدیتے ہیں کہ ہمارا اس موومنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہم بھنگی چمار بننے کو تیار نہیں۔ جب ان سے پوچھا جائے۔ کہ یہ لوگ مسلمان و عیسائی ہو جاویں تب وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ ہاں بیشک ہو جاویں (آریہ گزٹ)

سناتن دھرمیوں میں وام مارگی پنڈت

پنڈت بھگوت دت جی بی اے ادھشٹاتا ریسرچ ڈیپارٹمنٹ دیانند کالج لاہور لکھتے ہیں

"سناتن دھرمیوں کے اندر بھی اور نیز پنجاب میں بیسیوں ایسے پنڈت ہیں جو اندرونی طور پر وام مارگی ہیں اور تنتروں پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ ان ہی کے ایسے سناتن دھرمی لوگ کئی بار ہم [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سکھ اور مسلمان

بعض دوستوں کو گلہ ہے کہ میں نے اپنے سالانہ جلسہ کے لیکچر کو اپنی اخبار میں کیوں درج نہیں کیا۔ اور ناظرین اخبار کو اس سے کیوں محروم رکھا۔ اس لئے بپاس خاطر احباب کرام میں لیکچر کو قسط وار درج اخبار کرتا ہوں چنانچہ آج پہلی قسط حاضر ہے۔ (ایڈیٹر)

سکھوں کے متعلق تین قسم کے خیالات

صاحبان! سکھ مذہب کے متعلق ہر وقت تین قسم کے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہندو کہتے ہیں۔ کہ سکھ عین ہندو ہیں۔ سکھ خود کہتے ہیں۔ کہ ہم نہ ہندو ہیں نہ مسلمان۔ ہم ان ہر دو سے الگ ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ باوا نانک ایک مسلمان بزرگ تھے۔ اس لئے سکھ مسلمانوں کے قریب ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ جو تین مدعی ہیں۔ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق پر۔

لیکچر کی تقسیم

یہ دیکھنے کے لئے کہ فی الحقیقت باوا صاحب مسلمان تھے یا ہندو۔ یا ان دونوں سے الگ۔ میں نے اس مضمون کو نو شقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور یہ نو شقیں مسلمانوں اور ہندوؤں کے عقائد کے تصفیہ کے لئے بہترین کسوٹی ہیں۔

نمبر	جو مسلمان مانتے ہیں۔	اس کے بالمقابل	جو ہندو مانتے ہیں
۱	کلمہ طیبہ	,,	جنتر منتر
۲	نماز	,,	گائتری وغیرہ
۳	قرآن شریف	,,	وید شاستر
۴	رسول	,,	دیوی دیوتا
۵	حج	,,	تیرتھ یاترا
۶	خدا	,,	اوتار

۷۔ اسلام اور ہندوازم پر باوا نانک کا بحیثیت مجموعی تبصرہ۔

۸۔ باوا صاحب کے مسلمان ہونے کے متعلق سکھوں کی گواہی اور اس بات کا تاریخی ثبوت۔

۹۔ جنم ساکھی اور گرنتھ صاحب میں کلیگ میں آنیوالے بھگوان کے لئے پیشگوئیاں۔

ان سب میں میں ایک نظر ڈالتا ہوں۔ کہ کیا باوا صاحب ان امور کو مانتے تھے۔ جو مسلمان مانتے ہیں یا ان امور کو جنہیں ہندو مانتے ہیں۔

مضمون کا سیاسی پہلو

آج جبکہ سیاست کا زور ہے۔ اور ہر ایک شخص چاہتا ہے۔ کہ میری طاقت بڑھ جائے۔ ہندوؤں نے اس بات پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ متواتر اس بات پر زور دیئے جا رہے ہیں۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ اور انہیں ہندوؤں سے مل جانا چاہیئے۔ اور ان کے لیکچراروں کا اس وقت زیادہ زور اسی بات پر ہے۔ چنانچہ مجھے لالہ لاجپت اور سوامی شردھانند اور پنڈت مالویہ جی کے لیکچر سننے اور پڑھنے کا موقعہ ہوا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سکھوں کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ ہندو لیکچرار سکھوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہندو ہیں۔ اور یہ بتا کر اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سکھ ہندو نہیں۔ ان کی مستند کتابوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سکھ مذہب کے بانی مسلمان تھے۔ اور اسلام کے احکام مانتے تھے۔ اور انہیں پسند کرتے تھے۔

کلمہ طیبہ

اب میں پہلے کلمہ طیبہ کو لیتا ہوں کلمہ طیبہ کی مسلمانوں کے ہاں کیا عظمت ہے۔ اور اس کا کیا درجہ ہے۔ یہ اس سے ہی ظاہر ہے کہ مسلمان اسے ایمان کی روح مانتے ہیں۔ اور ایک کافر کو مسلمان بنانے کے لئے سب سے اول یہی کلمہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ باوا صاحب اس کلمہ کے متعلق جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۰ پر فرماتے ہیں۔

کلمہ اک یاد کر اور نہ بھیا کھو بات
نفس ہوائی رکن دین اتم کلمہ ہوئے نجات

یہ پنجابی زبان ہے۔ جسے ہمارے یو پی کے دوست شاید نہ سمجھ سکتے ہوں۔ اس لئے میں اردو میں مطلب بیان کرتا ہوں۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ یہ کلمہ طیبہ ہی ہے جس کی برکت سے نفسانی خواہشات دور ہو جاتی ہیں اور انسان نجات اور ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔

ہو سکتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان یا کوئی اور یہ کہہ دے کہ اس کلمہ سے مراد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں بلکہ کوئی اور کلمہ ہے۔ اور اس سے مراد اونکار ست نام وغیرہ ہے۔ لیکن میں بتاتا ہوں۔ کہ باوا صاحب نے جس کلمہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ وہی کلمہ ہے جسے مسلمان پڑھتے ہیں۔ اور سوائے اس کے اور کوئی کلمہ اس سے مراد نہیں۔ چنانچہ آپ اسی جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۸۱ پر فرماتے ہیں ؎

پاک پڑھیو کلمہ ہک سند محمد نال
ہو گیا معشوق خدا پیدا ہویا نال اہیہ

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ پاک کلمہ پڑھو جو توحید باری تعالیٰ کا مظہر ہے۔ جس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک یعنی محمد آتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پیارا اگر کوئی خدا کا ہے۔ تو وہی ہے۔ جس نے اپنا تن من دھن سب خدا کے نام پر قربان کر دیا تھا۔ پس اس کا نام جس کلمے میں خدا کے نام کے ساتھ ہے وہی پاک کلمہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اسی پاک کلمہ پڑھنے کی نجات ملتی ہے۔

باوا صاحب کونسا کلمہ پڑھتے تھے

یہاں تک تو کلمہ طیبہ کا ذکر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ باوا صاحب خود بھی اسے پڑھتے تھے۔ اور نجات کا ذریعہ جانتے تھے یا نہ؟ سو اس کے لئے بھی جنم ساکھی بھائی بالا ہی کے صفحہ [illegible] پر لکھا ہے۔ باوا صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

کلمہ اک پکار یاد و جانا ہیں کوئی

کہ میرے لئے تو ایک ہی کلمہ بس ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی قول مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان لوگوں کے [illegible] منتر اور [illegible] کا ذکر [illegible] کے برخلاف کوئی بات کہیں یا اس کی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان الفاظ میں باوا صاحب نے کہا ہے ؎

جو کہن ناپاک ہے۔ دوزخ جاون سوئی

یعنی جو اس کلمہ کو برا کہتے ہیں۔ ان کی سزا دوزخ ہے۔

جنتر منتر

کلمہ طیبہ کے متعلق باوا صاحب کا عقیدہ اور عمل بتانے کے بعد میں یہ بتاتا ہوں کہ کیا ہندوؤں کے جنتر منتر کی بھی باوا صاحب ویسی ہی عزت کرتے تھے۔ جیسی کلمہ کی۔ اور کیا اس پر بھی ان کا ویسا ہی عمل تھا۔ جیسا کہ کلمہ پر۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ماننا پڑے گا۔ کہ باوا صاحب مسلمان تھے۔ کیونکہ اگر وہ مسلمان نہ تھے اور ہندو تھے۔ تو یہ ناممکن تھا کہ وہ ہندوؤں کی باتوں کو چھوڑ دیتے۔ اور مسلمانوں کی باتوں کو لیتے۔ اور یہاں تو یہ حال ہے۔ کہ باوا صاحب نے ہندوؤں کی باتوں کو چھوڑا ہی نہیں۔ بلکہ ان کی برائی بھی بیان کی ہے۔ گرنتھ صاحب میں آتا ہے۔ جس قدر جنتر منتر ہیں سب پاکھنڈ ہیں جیسا کہ گوڑی محلہ ۱ میں لکھا ہے۔

تنت منت پاکھنڈ نہ جانا

رام رویے من مانیا

نماز، روزہ وغیرہ اور گایتری

کلمہ طیبہ کے بعد نماز، روزہ کا عقیدہ ہے۔ اور یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو ایک کافر و مسلمان کے درمیان مابہ الامتیاز ہے۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ اسلام میں ان ہر دو کی پابندی از حد ضروری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا باوا صاحب ان مسائل کی تردید کرتے ہیں۔ یا ان کی تائید اور تصدیق؟ اس کا جواب شری گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ پہلا میں موجود ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں ؎

جیسے تن چکڑ دیہہ من مینڈک کنول کی سار نہیں بانی

بھنور استاد نت بھاکھیا بولے کیوں بوجھے جاں نہ بجھائی

آکھن سننا پون کی بانی ایہہ من رتا مایا

خصم کی نذر دلہی پسندی جنہیں اک کر دھیایا

تیس کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی

نانک آکھے راہ پے چلنا مال دھن کت کو سنجائی

اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے جیسے جو ہیں یہ ساری تیرے تن کے کیچڑ ہیں۔ اور دل انہیں مینڈک کی طرح ہے اس دل کے مینڈک کے سر پر جو ہر وقت جیسوں کے کیچڑ میں لت پت ہو رہا ہے۔ کنول کا ایک پھول کھل رہا ہے۔ گورو روپی بھنورا ہر وقت اس پھول پر بیٹھ کر ایسی دلکش آواز سے بلاتا رہتا ہے کہ اے کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک ذرا اس کیچڑ کو چھوڑ کر اوپر آ۔ اور دیکھ کہ تیرے سر پر کیسا خوشنما پھول کھل رہا ہے۔ بھنورا یہ آواز تو دیتا ہے۔ مگر اوپر آئے کون! اوپر تو وہی آسکتا ہے۔ جسے خود کرتار راہ ہدایت دکھلائے۔ ان کے سوائے باقی سب اس آواز کو ایک کان سنتے ہیں۔ اور دوسرے کان نکال دیتے ہیں۔ پس وہ مبارک ہیں۔ جو اس آواز کو سنتے ہیں اور جنہیں راہ ہدایت دکھائی جاتی ہے۔ اور جو ایک خدا کی پوجا کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے ہیں۔ اور پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔

اس سے بڑھکر باوا صاحب کے اسلام پر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے۔ کہ خود شری گرو گرنتھ صاحب میں باوا صاحب کی زبان مبارک سے نماز روزہ جیسے ضروری اسلامی احکام کے متعلق تاکید درج ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص کسی چیز کو اچھا سمجھتا ہے۔ وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے۔

شلوک مذکورہ پر اعتراض اور اس کا جواب

میرا کوئی سکھ دوست کہہ سکتا ہے کہ صرف تیس کا لفظ آجانے سے روزے اور پانچ کا لفظ آجانے سے نماز کس طرح ثابت ہو گئی۔ ممکن ہے۔ اس کا کوئی اور مطلب ہی ہو۔ اور آپ نے یونہی کھینچ تان کر اس سے روزہ وغیرہ اپنے مطلب کا مفہوم بنا لیا ہو۔

تاریخ گرو خالصہ کی شہادت

سو میں اس بات کے ثابت کرنے کے لئے تاریخ گرو خالصہ کو پیش کرتا ہوں۔ اس تاریخ کے صفحہ ۵ پر صاف طور پر لکھا ہے ؎

جمع کر نام دی پنج نماز گذار

باجھوں نام خدا نہیدے ہو مسکین خوار

مطلب اللہ کے نام کی پانچ نمازیں جمع کرو جو دین اور دنیا میں تمہارے کام آئے۔ اور یہ جمع جے سیتا رام وغیرہ کہنے سے نہیں بلکہ باقاعدہ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھنے سے۔ تاریخ گورو خالصہ کا مصنف بہ وثوق کہتا ہے کہ یہ شلوک شری گورو نانک کا ہے۔

تاریخ گورو خالصہ کوئی غیر مستند کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ایک مستند کتاب ہے۔ اور اس کے مصنف کی تصنیف پر مہاراجہ پٹیالہ نے ہزاروں روپیہ صرف کیا۔ جن کا نام سردار گیان سنگھ جی گیانی۔ اور سکھوں کے مستند مورخ گذرے ہیں۔ جنہیں دیگر سامانوں کے علاوہ مہاراجہ نے معقول تنخواہ بھی اسی تاریخ کے لکھنے کے لئے دی تھی۔ سو یہ تاریخ غیر مستند تاریخ نہیں۔ کہ جس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ بلکہ یہ مستند ہے۔ اور سردار گیان سنگھ جی گیانی نے بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد لکھی ہے اس لئے اس تاریخ کا یہ بتانا کہ یہ شلوک باوا جی کا ہی ہے تمام اعتراضوں کو دور کر دیتا ہے۔ ایسا ہی اور بھی چند ثبوت اس کے ہیں۔ مگر وقت کی کمی کے باعث میں اسی کو کافی سمجھتا ہوں۔

تیس اور پانچ کے الفاظ سے تیس روزے اور پانچ نمازیں

اب رہا یہ امر کہ تیس اور پانچ کے الفاظ سے تیس روزے اور پانچ نمازیں کیونکر نکل آئیں۔ سو اس کے لئے میں شری گورو گرنتھ صاحب کی ایک تفسیر پیش کرتا ہوں۔ جو مہاراجہ فرید کوٹ نے ہزاروں روپیہ خرچ کرکے لکھوائی ہے۔ گرنتھ صاحب کی اس تفسیر کا مفسر یہی معنی کرتے ہیں۔ کہ ان سے روزے اور نماز مراد ہیں۔ اور یہی تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ یہ شلوک باوا صاحب کا ہے۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ مذہب پر تنقیدی نظر

نمبر ۲

آج سلسلہ کی یہ دوسری قسط برائے مطالعہ ناظرین کو حاضر ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہم ہر مذہب کے ساتھ رواداری رکھنا اپنا ایک مذہبی شعار سمجھتے ہیں اور اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں اسلام کی ہمیں یہی تعلیم ہے۔ برخلاف اس کے آریہ دوست جس عدم بردباری اور تنگ ظرفی سے اسلام کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ بلکہ ایک علم النشر حقیقت ہے۔ اور بانئے آریہ سماج سوامی دیانند صاحب جن کی بعض خوبیوں کے لئے ایڈیٹر نور کے دل میں احترام ہے۔ مگر ستیارتھ پرکاش کے آخری چند ابواب اور خصوصاً عیسائیوں اور مسلمانوں کے متعلق جس بے اصولی اور دلسوز نکتہ چینی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ عیسائیوں اور مسلمانوں اور آریوں کے درمیان ایک ایسی آزردگی اور کشیدگی اور تنفر کا بیج بویا ہے۔ کہ اس بے ہنگم نکتہ چینی کی موجودگی میں ہندوستان کی ان مختلف اقوام میں کبھی خواب میں بھی صلح کا خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اس بد قسمت ہندوستان کے کبھی ہونے سے بھی اچھے دن نہیں آ سکتے۔ اس سلسلہ مضمون میں ہم نے صرف یہ بتلانا ہے۔ کہ دوسرے کے ذہبی تنکے پر نہایت شد ومد سے نکتہ چینی کرنے والا تعلیم یافتہ گروہ خدا کے لئے ذرا اپنی آنکھ کے شہتیر کو بھی بغور دیکھے ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ بر آسماں نیز پرداختی

شری سوامی دیانند صاحب یجروید۔ ادھیائے ۲۸ منتر ۸ کا ترجمہ حسب ذیل کرتے ہیں۔

"ہے بے ایمانی میں دل لگانے والے خاوند بے گانی عورتوں کے پاس بیوقوفی سے جانیوالے تمکو میں وہاں سے چھڑاتی ہوں۔ بدچلنی میں دل لگانے والے خاوند۔ اچھی عورتوں کے پاس اور حرم سے جانیوالے تمکو میں وہاں سے دور کرتی ہوں۔ متلون مزاج خاوند۔ از حد خوش بیگانی عورتوں کے پاس جانیوالے تمکو بار بار میں وہاں سے دور کرتی ہوں۔ سخت دل خاوند میٹھی میٹھی باتیں کرنے والے بیگانی عورتوں کے پاس بدچلنی سے جانیوالے تمکو میں ہٹاتی ہوں ہے جہالت میں ڈوبے ہوئے سورج کے روپ میں یعنی سورج کی پھیلی ہوئی کرنوں کے وقت گھر میں سنگتی (؟) کرنے کے خواہشمند یا خالص ... والے تم کو ... کی غرض سے اچھی طرح چھوڑتی ہوں"

ہمیں سوامی دیانند صاحب کا مشکور ہونا چاہئیے کہ کم از کم انہوں نے وید مقدس کا ایک آدھ ترجمہ کرکے ہمیں ویدوں کے حسن و قبح پر کسی حد تک غور و خوض اور تنقید کا موقع دیا ہے۔ ورنہ اس سے قبل اور بہت حد تک آج کل بھی ویدوں کے متعلق ہندو دنیا پر یہ مثل صادق آتی تھی کہ

"دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ"

اب اس مذکورۃ الصدر منتر میں ہم نے بعض جگہ فحش الفاظ کو عمداً ترک کرکے ان کی جگہ نقاط ڈال دیئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ نور کے تمام تو نہیں مگر بعض ناظرین پڑھتے وقت ان نقطوں کی بہار کو دیکھ کر کسی حد تک کبیدہ خاطر ہو جائیں۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ نور کے کالم کسی صورت میں بھی ان "مہذب" الفاظ کے اظہار کے لئے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اور ان الفاظ کے ترک کرنے سے ہی ناظرین بخوبی سمجھ جایا کریں گے۔

خاموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اب اس مذکورہ بالا منتر میں ایک نیک بخت بیوی اپنے نابود... شوہر کو بار بار یہ ہدایت نصیحت بلکہ زجر اور توبیخ کرتی ہے کہ تم غیر عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔

آریوں کا یہ دعویٰ اور پر زور دعویٰ ہے کہ وید شروع دنیا میں اترے۔ اس دعوے کو ایک طرف رکھیئے۔ اور پھر اس منتر کو اس پر پرکھیئے۔ شروع دنیا میں یا تو وید تھے اور یا وہ رشی مقدس جن پر وید مقدس کا نزول ہوا۔ اب اس جلالی منتر کا مخاطب کون ہو سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ رشی مقدس تو پھر رشیوں کی ذات والاصفات پر ایک بڑا بھاری دھبہ آتا ہے۔ کیونکہ یہ بدباشی اور آوارگی وید مقدس کے حامل رشیوں کی شان مقدس سے کوسوں دور ہے۔ اور ایسا ماننے پر وہ رشی رشی ہی نہیں رہ سکتے۔ اور اگر یہ کہا جاوے۔ کہ نہیں صاحب یہ ایک عام آدمی کے لئے کہا گیا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ویدوں کے نزول کے وقت تو عام آدمی تھے ہی نہیں۔ تو پھر یہ اپدیش کس کو ہو رہا ہے۔ اور اگر آپ یہ مانیں کہ ویدوں کے قبل عام آدمی تھے۔ اور تمدن اس حد تک ترقی کر گیا تھا۔ کہ دوسروں کے حقوق پر بھی مثل آج کل دست تطاول کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ تو ویدوں کے ازلی اور الہامی نہ ہونے میں نہ صرف شبہ بلکہ یقین ہو جاتا ہے۔ اور آریوں کا یہ دعویٰ کہ وید دنیا میں سب سے پہلے آئے باطل ٹھہرتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ پھر یہ ایک فرضی قصہ ہے۔ تو پھر وید مقدس اور الف لیلہ اور داستان امیر حمزہ میں فرق ہی کیا رہا۔ اور پھر ایسے فرضی قصے دنیوی تمدن پر جو خطرناک اثر ڈالتے ہیں۔ اس کا اندازہ ہر ایک غور کرنے والی طبیعت بخوبی لگا سکتی ہے۔

کیا کوئی آریہ ایڈیٹر یا اپدیشک براہ کرم اس بات پر روشنی ڈالے گا۔ کہ اس مذکورۃ الصدر منتر کے مخاطب کون بزرگ ہیں۔

(۱) آیا وہ رشی مقدس جن پر وید مقدس کا نزول ہوا۔ یا (۲) عام آدمی۔ اگر یہ مانا جائے کہ ویدوں کے نزول کے وقت عام آدمی آباد تھے۔ (۳) یا یہ ایک فرضی قصہ ہے کوئی بھی ہو۔ اس صورت میں ویدوں کے اوپر دھبہ آتا ہے۔

ہاں اگر ہمارے آریہ بھائی یہ کہہ دیں کہ وام مارگیوں یا بدھوں وغیرہ نے یہ بے تعلق حصے وید مقدس میں داخل کر دیئے تھے تو پھر جواب کیا۔ اعتراض ہے (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

احمدیوں کے متعلق پنڈت مالوی جی کیا چاہتے ہیں

پنڈت جی قادیان کے آریہ سکول کے متعلق اپیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"قادیان ضلع گورداسپور احمدی لوگوں کا قلعہ ہے اس وقت مسلمانوں میں سب سے زیادہ اسلام کا پرچار یہی لوگ کر رہے ہیں۔ قادیان کے معزز ہندو خاندان نے احمدیوں کے سکول کے مقابلہ پر ہندوؤں کی رکشا کے لئے ایک اینگلو ویدک سکول قائم کیا ہے۔ لالہ کرم چند جی نے جن کو میں یہ خط دے رہا ہوں۔ سکول کے لئے عمر بھر کا کام کھڑا ہو گیا ہے۔ مگر ایک ہائی سکول کو چلانے کے لئے صرف ایک گاؤں کی امداد ہی کافی نہیں ہو سکتی۔ لالہ کرم چند جی اس کے لئے باہر سے دان لینا چاہتے ہیں یہ سجن قابل اعتبار ہیں۔ اور سکول قابل امداد۔

سوامی شردہانند جی کیا فرماتے ہیں

قادیان احمدی مسلمانوں کا قلعہ ہے وہاں ہندوؤں کی آبادی کم ہے۔ قادیانیوں کا بہت زور ہے۔ ان کا ہائی سکول ہندو لڑکوں کے لئے زہر قاتل ہے۔ ہندوؤں کی حفاظت کے لئے لالہ کرم چند جی نے اپنے بھائیوں کی مالی امداد سے آریہ سکول شروع کیا ہے۔ مگر اس وقت اس کی حالت نازک نظر آتی جاتی ہے۔ پنجاب کے آریہ سماجیوں و دوسرے ہندو بھائیوں کو اسے صوبہ بھر کا کام سمجھ کر اس میں دان دینا چاہیئے۔ ایک اچھا فنڈ ہونے پر اگر یہ سکول چلے تو اس کے بند ہونے کا خطرہ نہ رہے گا۔ میری یہ عرض جس آریہ سماجی و ہندو بھائی کے پاس پہنچے میں اس سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی اوقات کے مطابق اس میں مدد کرے گا"

کیا اب بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلینگی

آریوں اور سناتنیوں کے اصولوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آریہ بظاہر توحید پرستی کے مدعی اور سناتنی بت پرست۔ سناتنی پرانوں کو مثل ویدمانتے مگر آریہ پرانوں کو دور سے سلام کرتے ہیں۔ سناتنی سلسلہ اوتار کے قائل مگر آریہ منکر۔ سناتنی چھوت چھات کے دلدادہ مگر آریہ بظاہر اس سے بیزار۔ آریہ نیوگ کے حامی مگر سناتنی اس عقیدہ سے کشیدہ۔ مگر باوجود اس قدر بعد عظیم اور فرق ہونے کے پھر بھی آریہ اور سناتنی مسلمانوں کے مقابلہ پر ایک جان ہیں۔ کیا پنڈت مالوی اور سوامی شردھانند کی مذکورۃ الصدر تحریری موجودگی میں اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت ہے۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کی اکثر باتوں اور عقائد میں باہمی اتفاق مگر باوجود اس کے ہمارا اکٹھا مل بیٹھنا تو الگ رہا ہم کم از کم مشترکہ مخالف کے لئے بھی ایک ہو کر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں سوچو سمجھو تم کس راہ پر جا رہے ہو۔

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان ست

کیسی مایوس کن حالت

سکھ دیہات میں اذان کے متعلق جو غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے کیا مجال کہ مسلمان اذان دے جائیں۔ بسا اوقات جدال و قتال تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس خطرناک غلط فہمی کے دور کرنے کے لئے میں نے زر کثیر صرف کر کے کئی ہزار کی تعداد میں اذان کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا اور کوشش کی گئی کہ سکھ دیہات میں بہ کثرت مفت تقسیم کیا جائے۔ میں دو دفعہ اخبار نور میں یہ اعلان کر چکا ہوں۔ کہ دوست صرف محصول ڈاک بھیجکر اذان کا یہ گورمکھی ترجمہ دفتر نور سے مفت منگوا کر سکھ دیہات میں مفت تقسیم کر دیں۔ تاکہ اس معاملہ کے متعلق جو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان منافرت اور کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ دور ہو کر ایک باامن فضا پیدا ہو جائے۔ مگر میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی کہ باوجود دو دفعہ اعلان کر دینے کے صرف دو آدمیوں کی درخواستیں آئیں ان میں سے ایک سکھ سردار کرتار سنگھ صاحب اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر سنگرور اور دوسری منشی محمد عبداللہ صاحب احمدی انگلش ماسٹر مٹور ضلع راولپنڈی ہیں اور بس اب اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان اذان کے متعلق غلط فہمی کو دور کرنا چنداں ضروری نہیں سمجھتے۔ ورنہ ان کی سستی کا یہ عالم نہ ہوتا۔ اذان کا ترجمہ کر کے اور پھر چھپوا کر اور مفت تقسیم کرنے کا اعلان کر کے بہر حال میں بری الذمہ ہوں۔

آل انڈیا سناتن کانفرنس کا ہندو مہا سبھا کے برخلاف احتجاج

ہندو مہا سبھا نے اپنے اجلاس میں جو جناب نرندر ناتھ صاحب کی زیر صدارت بمقام دہلی ہوا۔ چھوت چھات کے اڑانے کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش ہو جانے پر سناتنیوں اور آریوں میں بڑا شور و غوغا برپا ہوا اور اس کی مخالفت کے لئے سناتنی پنڈتوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ سناتنیوں نے صرف اس پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ ۱۵ مارچ کو آل انڈیا سناتن دھرم کانفرنس کا اس کے متعلق ایک زبردست احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ ہندو مہا سبھا کی باگ ڈور بہت حد تک آریہ سماج کے لیڈروں یا نیم آریہ سماجی ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی۔ مگر ان کا فرض تھا کہ وہ سناتنیوں کے جذبات کا خیال رکھتے۔ کیونکہ وہ ہندو مہا سبھا کا جلسہ تھا۔ نہ کہ آریہ سماج کا۔

مکتی فوج کا مہا جال

تبلیغ مسیحیت کے لئے جہاں دنیا کے تمام ممالک میں لاکھوں پادری اور واعظ کام کر رہے ہیں۔ وہاں ایک جماعت مکتی فوج (سالویشن آرمی) کے نام سے بھی مشہور ہے۔ قارئین میں سے اکثر نے دیکھا ہوگا۔ کہ اس تبلیغی فوج کے انگریز سپاہی سرخ کوٹ اور سیلند وری رنگ کی پگڑیاں باندھے گاؤں گاؤں پھرا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کو مسیحیت کی طرف مائل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ قارئین کرام معلوم ہونا چاہئیے کہ اس مکتی فوج کا جال سطح ارضی پر کس قدر وسعت سے پھیلا ہوا ہے۔ اور ہندوستان میں اس کام کی کیفیت کیا ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت مکتی فوج ۸۰ ملکوں اور بستیوں میں کام کر رہی ہے۔ دنیا بھر میں اس کے کام کے مرکز سترہ ہزار ہیں۔ بائیس ہزار تین سو ستائیس کارکن مستقل طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور دو لاکھ چوبیس ہزار وہ مقامی افسر ہیں۔ جو اپنے خالی اوقات میں مکتی فوج کو مدد دیتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کام کی وسعت ملاحظہ ہو۔

کام کے مرکز	۴۲۴۰
ہندوستانی کارکن	۱۰۴۶
مدرسے جن میں دن کو تعلیم دیجاتی ہے	۷۱۳
طالبعلموں کی تعداد	۲۰۱۲۸
سکونتی مدارس جن میں طعام وقیام کا انتظام ہے۔	۱۲۰
سکونتی مدارس اقوام جرائم پیشہ کے بچوں کے لئے	۶
شفاخانے	۱۶
جرائم پیشہ لوگوں کی بستیاں	۱۵
بے خانماں عورتوں کے لئے پناہ گاہیں	۶
رہا شدہ قیدیوں کے لئے پناہ گاہیں	۴

واضح رہے کہ یہ نظام ان امریکن۔ انگریز۔ اور ہندوستانی پادریوں سے بالکل الگ ہے۔ جو ہر مقام پر نہایت باقاعدگی سے تبلیغ مسیحیت کا کام کر رہے ہیں اور ان کے ماتحت بھی بے شمار مشن سکول، مشن ہسپتال اور مشن کمپاؤنڈ قائم ہیں۔ (از ہمدرد)

مسلمانوں ہوش کرو

مسلمانو! کیسی گہری نیند سو رہے ہو۔ اس وقت نام کو تو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں انجمنیں ہونگی۔ جو ایک یا دوسرے رنگ میں اشاعت اسلام کا دم بھرتی ہیں مگر عیسائیوں کے مشن کے مقابلہ میں ان انجمنوں کی حقیقت ہی کیا ہے کس قدر تعجب اور حیرت کی جا ہے کہ عیسائی تو کالے کوسوں سے آکر ہندوستان کی اچھوت اقوام کو لاکھوں کی تعداد میں اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ مگر ہم صرف ان کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر مسلمانوں کی سستی کا یہی عالم رہا تو وہ وقت قریب آ رہا ہے۔ جبکہ بحیثیت مجموعی قریباً کل اچھوت اقوام عیسائیوں کے جال میں پھنس جائیں گی۔ اور مسلمانوں کو سوائے کف افسوس ملنے اور سر دھننے کے کوئی چارہ نہیں سوجھے گا۔ ایک اکیلی احمدی جماعت کہاں

آریوں کے بزرگ اور کثرت ازدواج

موجودہ جوشیلے آریہ جو اپنے بزرگان کرام کے طرز عمل سے یا تو قطعی ناواقف ہیں۔ اور یا پھر جان بوجھکر اس طرف سے آنکھ بند کر کے کثرت ازدواج کے برخلاف سختی سے لکھتے رہتے ہیں ان کے نزدیک مسلمان سب سے زیادہ غیر مہذب اور عورتوں کے بدترین دشمن ہیں۔ کیونکہ وہ تعدد ازدواج کے حامی ہیں۔ حالانکہ اسلام جن شرائط کے ساتھ تعدد ازدواج کی شرط لگاتا ہے وہ تلوار کی دھار پر چلنے سے کم نہیں۔ مگر آریہ ہیں کہ واقعات سے آنکھیں موند کر مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جا رہے ہیں۔ خصوصاً ہمعصر پرکاش نے تو اس بات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۳ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ اسلام میں کثرت ازدواج ایسا غیر قدرتی فعل ہے۔ کہ جس کی وجہ سے ایسے روشنی کے زمانہ میں مسلمانوں کو بار بار اپنی گردن جھکانی پڑتی ہے"۔

ذرا اپنی آنکھ کا شہتیر بھی

کشت رشی کی کتنی بیویاں تھیں؟ دو۔ راجہ وسرتھ کی کتنی بیویاں تھیں؟ تین۔ ودھیے رشی کی کتنی بیویاں تھیں؟ پوری ایک سو۔ جناب مہرشی یاگولکیہ کی کتنی بیویاں تھیں؟ دو۔ شری کرشن جی مہاراج کے والد مکرم کی کتنی بیویاں تھیں؟ سات۔ شری کرشن جی مہاراج کی کتنی بیویاں تھیں؟ بقول آریہ آٹھ اور بقول سناتنی ہزاروں۔ ہم نے صرف یہ بطور نمونہ چند مثالیں پیش کی ہیں۔ اور اگر اس پر مفصل روشنی ڈالی جائے تو کئی نور رشی اور مہرشی اس کے حامی اور عامل نکل آئیں گے۔ اور راجوں مہاراجوں کا تو کوئی حساب نہیں۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش سے صرف اس قدر استفسار ہے کہ جس زمانہ میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے والے رشی پیدا ہوئے اس وقت روشنی کا زمانہ تھا یا یہ موجودہ زمانہ۔

اس وقت ان مذکورۃ الصدر آریوں کے رشی اور مہرشی اور بزرگان کرام نے گردنیں جھکا کر یہ ایک سے زیادہ شادیاں کی تھیں یا گردنیں اکڑا کر؟

اور بقول ایڈیٹر پرکاش اس روشنی کے زمانہ میں جب آریہ دوستوں کو نیوگ پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ گردنیں جھکا کر کرتے ہیں یا اکڑا کر؟

میں فضول بحث میں پڑنا نہیں چاہتا

ماسٹر لکشمن سابق ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک دہلی نے اپنے خیال میں ایک کتاب بنام "مرزائی دام فریب گورو نانک جی پر حملہ" کے نام سے "باوا نانک کے مذہب" کے جواب میں چھاپی ہے ۱۶ مارچ کو ایک کاپی اس کتاب کی میرے پاس بھی پہنچی ہے۔ پیکٹ پر ایڈریس اگر میری شناخت غلطی نہیں کرتی تو مولوی محمد الدین صاحب شملوی کے ہاتھ کا لکھا ہے۔ اور کتاب کے ٹائٹل پیج و پشت پر یہ لکھا ہوا ہے "یہ کتاب مصنف نے بغرض جواب ارسال کی ہے" اس کتاب کے جواب کے متعلق میں اپنی پوزیشن نومبر ۱۹۲۴ء کے نور میں بھی ظاہر کر چکا ہوں۔ شاید دوستوں کو بھول گیا ہو۔ اس لئے اب پھر دوہراتا ہوں۔ میں جواب دینے سے نہیں ڈرتا۔ ایڈیٹر لائل گزٹ سے بڑھ کر اور کوئی کیا لکھے گا۔ انہوں نے اپنے خیال میں "باوا نانک کا مذہب" کا جواب لکھنے کی سعی کی۔ میں نے صرف تین روز میں اس کا جواب لکھ کر کہدیا۔ اور پندرہ روز کے اندر اندر مطبوعہ صورت میں بذریعہ رجسٹری ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کے پاس بھیجدیا۔ اور آج تک کسی مخالف کو اس کے جواب کی جرأت نہیں ہوئی۔ مگر ماسٹر لکشمن سابق ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی پوزیشن ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ سے قطعی متضاد ہے۔ ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کو اپنا ہادی رہبر اور گورو اعظم سمجھتے ہیں مگر برخلاف اس کے ماسٹر لکشمن صاحب کے گورو اعظم سوامی دیانند صاحب اپنے مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش میں شری گورو نانک دیو جی مہاراج کو (نقل کفر کفر نباشد) دنبی (مکار) اور خواہ مخواہ پڑے ہوؤں میں ٹانگ اڑانے والا کہتے ہیں۔ اب اگر ماسٹر صاحب موصوف مجھ سے جواب کے طالب ہیں۔ تو ان کے لئے دو ہی طریق ہیں۔

اول تو یہ کہ سب سکھوں کی قایم مقام جماعت مثلاً شرومنی پربندھک کمیٹی امرتسر یا چیف خالصہ دیوان امرتسر سے یہ وکالت نامہ حاصل کر لیں کہ ہم ماسٹر لکشمن آریہ کو اپنا وکیل بناتے ہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ سب ہمیں منظور۔ اور جو اس کا جواب شایع ہوگا۔ اس کے نتیجہ اور اثر کا ماسٹر لکشمن آریہ نہیں بلکہ ہم جو بحیثیت مجموعی سکھ قوم کے قایم مقام ہیں۔ ذمہ دار ہوں گے اور اگر یہ صورت ماسٹر صاحب اختیار نہیں کر سکتے تو پھر دوسری ایک آسان صورت پیش کرتا ہوں۔ کہ ماسٹر صاحب یہ لکھدیں کہ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے متعلق جو کچھ سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اور میں شری گورو صاحب کو اپنا گورو سمجھتا ہوں۔

دونوں میں سے جو صورت انہیں پسند ہو۔ اس کا تصدیق شدہ اعلان اول الذکر صورت میں دو معتبر سکھ اخبارات میں شایع کرا دیں۔ اور موخر الذکر صورت میں دو معتبر آریہ اخبارات میں شایع کرا دیں۔ اس کے بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دندان شکن جواب اپنے اخبار میں شایع کرنا شروع کردوں گا۔ ورنہ بغیر اس کے میں اس بحث میں پڑنا قطعی فضول اور تضیع اوقات سمجھتا ہوں۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

ہندو اچھوت اقوام کو مساوات دینے کیلئے تیار نہیں

ڈاکٹر چوتھ رام نے ۱۲ مارچ کو ہندو مہا سبھا کے اجلاس دہلی میں چھوت کو دور کرنے کی قرار داد پیش کی "ہندو مہا سبھا کا یہ اجلاس ہندوؤں سے التماس کرتا ہے کہ وہ مکاتب کنوؤں، مندروں، اور عام جلسوں میں شامل ہونے کے معاملات میں ان تمام پابندیوں کو دور کر دیں۔ جو نیچ قوموں کے افراد پر جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے عاید کی جاتی ہیں یہ کانفرنس ہندو مندروں کے ارباب کار سے ملتجی ہے کہ وہ دیوادرشن کا اہتمام کر دیں"

ڈاکٹر چوتھ رام نے کہا کہ میں نے کل ہی اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ سر راما ناتھن اور ان کی بیوی اور صاحبزادی کو مدورا کے مندر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی لیکن اگلے روز جب یہی لوگ گورنر کے ساتھ گئے تو کسی نے نہ روکا۔ (شرم شرم کے نعرے) بلکہ خیر مقدم کیا گیا۔

جب ہم اپنے لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہیں۔ تو ہمیں کیا حق ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی حمایت میں آواز بلند کریں اگر ہم نے اس بات کا اہتمام نہ کیا تو عیسائی اور مسلمان مبلغ ہمارے معاشرتی نظام کی ان خرابیوں سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ مسٹر بہاری لال نے راجپوت ہندوؤں کی طرف سے اور مسٹر گنگا وشنو شاستری نے سناتن دھرمیوں کی طرف سے قرارداد کی تائید میں تقریریں کیں۔ سوامی سچدانند نے مذہبی رنگ میں اس قرارداد کی تائید کی۔

اس مقام پر صاحب صدر کی قرار داد [illegible] منظور ہو گئی۔ جس پر مخالف جماعت میں جوش پیدا ہو گیا۔ اور مخالفین چلانے لگے۔ کہ ہم اچھوتوں کو ساتھ کھانے اور زنار پہننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ صاحب صدر نے کہا کہ سوامی پرکاش نند نے اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے بیس ارکان کے دستخط سے ایک نوٹس بھیجا تھا۔ جس میں اس قرارداد کی مخالفت کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ لیکن مجھے اس قسم کا کوئی نوٹس وصول نہیں ہوا اس واقعہ سے سناتن دھرمیوں کے درمیان بہت شور اٹھا اور انہوں نے قرارداد کو نامنظور کرنے کی آوازیں بلند کر دیں جس پر جلسہ میں ہڑبونگ سی مچ گئی۔ اور قدامت پسند طبقہ کے لوگ احتجاج کے طور پر نکل جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پنڈت مالویہ لالہ لاجپت رائے اور دیگر راہنماؤں نے جوش کو کم کر دینے کی کوشش کی۔ لیکن چند منٹ تک ان کو کامیابی نہ ہو سکی۔ پندرہ منٹ تک ہڑبونگ کا ہی عالم رہا اور اس اثنا میں بعض سناتنی پنڈال سے باہر نکل گئے۔ سناتن دھرمی رہنماؤں کا ایک جلسہ ہوا۔ اور گفتگو ہوتی رہی۔ آخر کار پنڈت مالویہ صاحب صدر کے لئے پرسکون فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ صاحب صدر نے کہا۔ کہ دو گھنٹہ پہلے مجھے ایک خط ملا تھا۔ جو میں نے سکرٹری کو دیدیا مجھے معلوم نہیں کہ اس خط میں کیا لکھا تھا۔ آپ نے کہا کہ مخالفین کی جماعت اس قرارداد میں ترمیم کرنے کی خواہاں ہے۔ میں نے صرف یہی اعلان کیا تھا۔ کہ یہ قرارداد اکثریت سے منظور کر لی ہے۔ اور میں نے تجویز کی تھی۔ کہ سال گذشتہ اور اجلاس موجودہ کی قراردادوں کو جامہ عمل پہنانے کا کام مجلس عاملہ پر چھوڑ دیا جائے۔

صدر نے کہا کہ مجھے اطلاع دی گئی تھی۔ کہ پنڈت مالویہ مصالحت کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لئے میں نے قرارداد کی مخالفت کرنیوالوں کو تقریر کرنیکی اجازت نہیں دی۔

پنڈت مالوی نے کہا۔ کہ مصالحت کے لئے میری کوششیں ناکام رہیں۔ آپ نے حاضرین کو بتایا کہ مخالفین سال گذشتہ کی قرارداد سے ایک قدم آگے بڑھانے کو تیار ہیں۔ لیکن وہاں اس حد تک نہیں جانا چاہیئے۔ کہ کنوؤں کا استعمال یکساں کر لیں۔ آپ نے حاضرین سے استدعا کی کہ وہ صاحب صدر کے اس فیصلہ کو تسلیم کر لیں۔ کہ قرارداد اکثریت سے منظور ہو گئی ہے۔ اور اتفاق

آرا سے منظور نہیں کی گئی۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ اتفاق آرا سے کام ہوا کرے گا۔ ازاں بعد لالہ لاجپت رائے نے تقریر کی اور لوگوں نے ان کی تقریر کو کامل سکون کے ساتھ سنا اور آپ نے قرارداد کا تجزیہ کیا۔ اور پوچھا۔ کہ آیا پبلک کنوؤں سڑکوں اور سکولوں میں اچھوتوں کے داخلہ پر اختلاف رائے ہے۔ دنہیں نہیں کی آوازیں) اور جہاں تک ذاتی کنوؤں اور سکولوں اور سڑکوں کا تعلق ہے۔ اور ان کے مالکوں کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس کو چاہیں روکیں اور جس کو چاہیں داخل ہونے دیں (نعرہائے تحسین) مندروں کے متعلق قرارداد میں کوئی نئی بات نہیں اس میں مندر والوں کو مجبور نہیں کیا گیا۔ کہ وہ ضرور اچھوتوں کو مندر میں داخل ہونے دیں۔ بلکہ اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ پوجا کے لئے مناسب انتظام کر دیا جائے آیا اس میں کوئی قابل اعتراض ہے (نہیں نہیں کی آوازیں) اس قرارداد میں سال گذشتہ کی قرارداد سے کوئی معنوی اختلاف نہیں۔ صرف الفاظ بدل دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ دوسرے مذاہب کے مبلغین کو سال گذشتہ کی قرارداد پر اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔ آپ نے کہا۔ کہ میں جلسہ کی عام روح دیکھکر مایوس نہیں ہوں۔ کیونکہ ان کے تنازعات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ قوم زندہ ہے۔ اس میں زندگی کا احساس پایا جاتا ہے۔

ازاں بعد پنڈت دین دیال نے سناتن دھرمیوں کا نقطہ نگاہ بیان کیا۔ اور کہا کہ سال گذشتہ پنڈت مالوی نے ڈیڑھ سو کے قریب سناتنی پنڈتوں کا احتجاج کیا تھا۔ تاکہ اچھوت قوموں کے ارتفاع کے لئے کوئی صورت نکالی جائے۔ سال گذشتہ کی قرارداد میں "شاستر کے مطابق حتی الامکان" کے الفاظ موجود تھے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ امسال یہ الفاظ کیوں اڑا دیئے گئے پنڈت دین دیال کی تقریر کے دوران میں تین دفعہ شور مچا۔ اور پنڈت مالوی کو توضیح کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کہ اختلاف محض الفاظ کا ہے۔ قرارداد میں کوئی شے ایسی نہیں کہ جو دھرم شاستر کے خلاف ہو۔ آپ نے کہا کہ ہم سنگھٹن کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں الفاظ پر جھگڑنے سے کام کو نہ بگاڑنا چاہیئے اس پر پنڈت دین دیال اور سوامی دیانند پلیٹ فارم پر آ گئے۔ اور انہوں نے پوچھا۔ کہ چونکہ قرارداد میں "شاستر کے مطابق" کے الفاظ نہیں۔ اس لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے آوازیں آئیں کہ اجلاس سے اٹھکر چلے جانا چاہیئے۔ اور کئی اشخاص اٹھکر کھڑے بھی ہو گئے۔ اور جلسہ میں ہڑبونگ سی مچ گئی۔ اس پر پنڈت مالوی کو پھر پلیٹ فارم پر آنا پڑا۔ آپ نے کہا کہ ہم یہاں پر ہندو قوم کا وقار و اعتبار بڑھانے کے لئے جمع ہوئے ہیں لیکن ہمارے تنازعات نے معاملہ کو بالکل برعکس بنا دیا ہے۔ قرارداد میں کوئی چیز دھرم کے خلاف نہیں۔ اگر ہوئی تو میں سارا پاپ اپنی گردن پر لینے کے لئے تیار ہوں۔ ابھی پنڈت مالوی واپس ہوئے تھے۔ کہ پنڈت دین دیال پھر تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ بیٹھ جاؤ" اس پر لالہ لاجپت رائے کو سٹیج پر آنا پڑا اور جلسہ میں ایک ہڑبونگ سی مچ گئی۔ پنڈت مالوی نے سٹیج پر کہا۔ کہ جن لوگوں کو اختلاف ہے۔ وہ یا تو خاموشی کے ساتھ نکل جائیں۔ اور یا صاحب صدر کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں۔ آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں کہا کہ ہمیں اس بات کا افسوس تو ہوگا لیکن بحالت موجودہ اس کے سوا چارہ کار نظر نہیں آتا۔ اگر پنڈال میں سکون پیدا نہ ہوا تو میں باہر چلا جاؤں گا۔ پنڈت مالویہ کی اپیل منظور کر لی اور کارروائی شروع ہو گئی۔

اسلامی تہذیب کے خوشہ چیں

راجہ نرندر ناتھ نے ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں اپنے صدارتی ایڈریس کے دوران میں تسلیم کی کہ ہم (ہندوؤں) نے تو وہ تمام اچھی باتیں جو اسلامی تہذیب میں پائی جاتی ہیں مسلمانوں سے لے لیں مگر مسلمانوں نے ہماری تہذیب سے کچھ بھی نہیں لیا۔ اس پر ایک سکھ اخبار لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک نہ اچھی باتیں بلکہ کروڑوں ہندوؤں نے ہندو تہذیب کو چھوڑ کر اسلامی تہذیب مکمل طور پر اختیار کر لی۔ اور ہندو مذہب کو چھوڑ کر مذہب اسلام قبول کر لیا۔ مگر مقابلہ میں ایک بھی مسلمان نے نہ تو ہندو تہذیب کو ہی اختیار کیا اور نہ ہندو مذہب کو۔

تعدد ازدواج اور اسلام

(از مولانا المکرم مولوی عبدالکریم خانصاحب میرٹھی)

اسلام کے مخالفوں بالخصوص مسیحی مصنفوں اور ان کی کورانہ تقلید میں آریہ دوستوں نے ایک نہایت مکروہ الزام دین متین پر قائم کیا ہے۔ لیکن یہ انسانی فطرت سے ناواقفیت اور غالباً زیادہ تر متعصبانہ شرارت کا اثر ہے۔ کہ اسلام کو مطعون اور بدنام کیا جاتا ہے اگر خواہشات طبعی اور انسانی کمزوری کو مد نظر رکھتے ہوئے حقیقت اصلی پر غور و انصاف سے نظر ڈالی جائے تو نکتہ چین مخالفین میں حق پسند اصحاب اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گے۔ معترضین الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

(۳)

تخلیق انسانی سے ہی منشار الٰہی صاف ظاہر ہے کہ دنیا شاد و آباد رہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ سلسلہ توالد و تناسل بکثرت جاری ہو۔ قوت توالد و تناسل نہایت اہم ضروری اور مفید ہے۔ بزم جہاں کی تمام رونق کا دارومدار اسی پر منحصر ہے۔ کوئی فرد بشر کم و بیش اس سے خالی نہیں جو کمزور محروم مطلق ہے۔ وہ ہیچ و ناکارہ ہے۔ پس مصلحت و منفعت ظاہر ہے کہ اس کا وجود ہرگز قبیح نہیں بلکہ باعث فخر ہے۔ اور مردوں میں بشکل قوت فاعلہ عورتوں میں بصورت منفعلہ موجود ہے۔ حیوانوں کا عام طرز عمل ثابت کرتا ہے کہ فطرت محدود نہیں کرتی بالخصوص جن ذی روح حیوانوں کی متعدد مادئیں مفقود ہیں۔ ان کے جوڑے کے بجائے ایک سے زیادہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس بات کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا کہ نر و مادہ کی تعداد میں باہمی ایک ہی نسبت ہو۔ علیٰ ہذا القیاس قانون قدرت کے مطابق حیوان ناطق بھی فطرۃً اسی قسم میں داخل ہے۔ مگر انسان اپنی سرشت سے مدنی الطبع اور ذی عقل مخلوق ہے پس باہمی تمتع کے لئے باقتضائے عقل و تمدن رضا باہمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی حدود قانونی سے اس اہم اور ناگزیر طبعی تعلق کا محفوظ ہونا بہت ضروری ہے۔

"مرد و عورت تمتع کے لحاظ سے شریک ایک دیگر تو ہیں مگر برابر کے نہیں مرد کا حصہ غالب ہے۔ وہ زیادہ حصہ دار ہے۔ عورت فطرۃً مجبور ہے کہ تمتع سے محروم رہے عورتیں عوارض کی وجہ جلد بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن مرد میں تخم کی صلاحیت اور تمتع کی قابلیت عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔ کاشتکار متعدد کھیتوں میں تخم ریزی کر کے پیدا وار بڑھا سکتا ہے۔ لیکن کھیت (بہ یک وقت) صرف ایک ہی تخم کی پرورش کر سکتا ہے"

(مولوی نذیر احمد دہلوی)

(۳)

تمام خواہشات و جذبات جو انسان میں قدرت کی جانب سے ودیعت ہیں۔ فطرۃً ان کی مقدار کم و بیش کسی میں اقل کسی میں بکثرت و پرزور ہوتی ہے کسب کے رجحانات اور کمزوریاں فطرۃً ہی پیدا ہوتی ہیں جو مختلف افراد میں مختلف مقدار میں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک ساوہ اتال کیا غذا کی ایک ہی مقدار سب کو کفایت کر سکتی ہے گویا ہذا القیاس قوت شہوانی بھی تمام افراد میں یکساں نہیں فی الحقیقت ایک بڑی تعداد ایک پر قانع ہو سکتی ہے مگر قلیل تعداد کبھی بھی مطمئن نہیں ہو سکتی بلکہ ایک سے زائد دو تین چار کی چار و ناچار اور بالاضطرار خواستگار ہوگی۔ تب کس کو دانشمند کہا جائے گا۔ وہ جو چند شرائط کے ماتحت اخلاق کو قائم رکھنا مقدم سمجھے اور سوسائٹی کو بد اخلاقی کی گندگی سے محفوظ رکھنے کے لئے فطری خواہشات کو قدرتی حدود میں وسعت وطاقت کے موافق ایک دو چار سے پورا کرنے کی خواہش ضرورت اجازت دیتا ہے۔ باوجود قوائے جسمانی کے اختلافات اور حوائج قدرتی کے امتیازات کو نظر انداز کر کے ہر حال میں ہر شخص کو ایک ہی پر صبر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ اور خلاف ورزی پر سخت سزا کی تہدید سناتا ہے۔ اگر یہ جبر کا یا بجبر ظلم پر جبر اتمام نفاذ ہو تو کیا نتیجہ مرتب ہوگا؟ قدرتی نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ جن میں خواہشات پر زور ہیں۔ وہ انسان کی فطری کمزوری کے باعث مجبور ہوں گے کہ اپنی طبعی خواہشات کو ناجائز اور غیر قانونی ذرایع سے پورا کریں۔ بالآخر فطری نتیجہ یہی مرتب ہوگا۔ کہ سوسائٹی میں خفیہ یا علانیہ بد اخلاقی اور بد نظمی پھیل جائے گی۔

غرض جو کیفیت بھوک کی ہے۔ وہی انسان کی دیگر خواہشات کی ہے۔ جس طرح تمام آدمی قوی ضعیف توانا کمزور امیر و غریب، تندرست و بیمار۔ غذا کی ایک ہی مقدار پر ہرگز قانع نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح نکاح کے معاملہ میں بھی تمام دنیا ایک بیوی پر کبھی مطمئن نہیں ہو سکتی۔

(۴)

مردوں کا عورتوں پر غلبہ صریحاً یقینی اور بدیہی ہے۔ یہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ عورت بالطبع ضعیف کمزور اور مغلوب ہے۔ مرد حاکم عورت محکوم ہے۔ عورت خواہ کتنی ہی خواہشمند ہو مرد کو مجبور نہیں کر سکتی۔ لیکن مرد کا جبر کارگر ہو سکتا ہے خواہش اولاد کی تمنا میں وہ از خود حاملہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ عورت جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا مانند زمین کے ہے۔ اور مرد مثل کاشتکار کے ہے اگر کسی شخص میں قدرت و طاقت ہے۔ تو اس کے واسطے عین صواب ہے۔ کہ وہ جس ضعیف کی دستگیری کرے اور غریب کا متکفل ہو۔ خود عورتوں کے لئے کثرت ازدواج مفید ہے۔ تاکہ وہ اکیلی بوجھ اٹھانے سے بچ جائے۔

اگر عورت بیمار عوارض رحم میں گرفتار عقیمہ حاملہ یا مرضعہ ہے تو وحدت ازدواج کی صورت میں لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ منشاء قدرت میں مخل ہو۔ توالد و تناسل میں خلل آئے یا اپنی شہوت کو ناجائز طور پر ضائع کر کے انسان دین اور دنیا میں روسیاہ ہو۔

تعدد ازدواج مجبوری انتہائی چارہ کار کے یقیناً جائز ہونی چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص کی بیوی سوء اتفاق سے کسی ایسے مرض میں مبتلا ہے کہ اس کے شفا پانے سے یا گو ہر مقصود بہرہ یاب ہونے کی کوئی توقع نہیں تو ایسی حالت میں اصل مدعا یعنی بقاء و نوع کے لئے جو ہر انسان کا اہم ترین قدرتی فرض ہے۔ وہ کیا کرے فرض کیجئے دوسری بیوی بھی کسی داخلی یا خارجی سبب سے قابل تولید نہیں رہی تو اس صورت میں تیسری بلکہ چوتھی بھی جائز ہوگی۔ غرض اشد ضرورت میں ناجائز ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

"عورت کو ہر مہینہ تین دن سے دس یوم تک خون آتا ہے۔ جس سے وہ بالکل ناکارہ رہتی ہے۔ پھر ایام حمل میں ۹ ماہ تک اور بعد فراغ حمل بھی کام کی نہیں ہوتی۔ جب وہ بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ اور دودھ پلاتی ہے تو بموجب قاعدہ حکمت کمزور رہتی ہے۔ قدرت کی خلاف ورزی میں مائیں بیمار ہو جاتی ہیں دودھ بگڑ کر بخار، استسقا، گولہ اختناق الرحم کی بیماری ظہور میں آتی ہے۔ دوسرے بچہ کی صحت پہلے بچہ سے بھی زیادہ ناقص اور کمی ثابت ہوتی ہے۔ مرد کو عیاشی آتشک، سوزاک، سوداوی امراض کا سامنا کرنا پڑتا اور دین و دنیا میں تباہ ہوتا ہے۔

ایک طرف کثرت ازدواج ہے۔ جس سے صحت قائم رہتی اور زندگی طیب خاطر سے گذرتی ہے۔ دوسری طرف عیاشی کے سامان ہیں۔ صحت بھی خراب ہوتی ہے حسب و نسب، ذات پات، اور شرم و حیا کا پردہ بھی اٹھ جاتا ہے جو چاہے تعدد ازدواج کو جائز رکھے۔ جس کا جی چاہے اسباب عیاشی کو تہذیب اور اپنا مذہب سمجھے۔

کیا یہ بہتر و مناسب تر نہیں کہ مسلم جس کو تین سال تک اپنی حاملہ اور مرضعہ بیوی کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہے۔ اس امر کا مجاز ہو کہ دوسری بیوی کر سکتا ہو اور ان ایام میں جذبہ فطرت کو اس سے پورا کر سکے تاکہ اولاد بھی محفوظ رہے۔ اور اپنی صحت و صنعت بھی قائم رکھ سکے"

(مولانا ابوالدر راسخ)

(۵)

نیز تحقیقات سے یہ بات پائی گئی ہے کہ لڑکوں لڑکیوں کی پیدائش میں ۴۷، ۴۸ اور ۵۲، ۵۳ کی نسبت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۲۳۲۴ میں شیخ محمد علی ولد شیخ محمد بخش صاحب ساکن مسانیاں حال مہاجر قادیان ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد یہ ہے۔ یعنی تین دوکانیں واقعہ موضع مسانیاں کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور یہ پانچواں حصہ کی قیمت قریباً دو صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اسی جائداد پر نہیں۔ بلکہ پیشہ ٹھیکداری پر ہے۔ جس کی آمد قریباً قریباً [illegible] روپیہ ماہوار ہو جاتی ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد مندرجہ بالا نیز ایسی کسی اور جائداد کا جو مجھے بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت ہے۔ یا ایسی آمد سے لی گئی ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت ادا نہ کر دیا ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۱۲/۲/۲۶

گواہ شد۔ فضل الٰہی سرگودوی بقلم خود۔ العبد۔ الموصی محمد علی ولد شیخ محمد بخش صاحب مہاجر قادیان۔ گواہ شد۔ ظفر اسلام ولد محمد علی قادیان

وصیت نمبر ۲۳۲۶ میں محمد ابراہیم ولد مولوی عطا محمد صاحب قوم [illegible] ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ ماہوار آمد مبلغ [illegible] روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ جو مجھے بطور وراثت یا ہبہ حاصل ہوئی ہو۔ یا ایسی آمد سے پیدا کی گئی ہو جس کا ۱/۱۰ حصہ میں نے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اپنی زندگی میں نہ کٹوا دیا ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۲/۲/۲۶۔ الموصی۔ خاکسار محمد ابراہیم

گواہ شد۔ خاکسار عبد القدیر بی اے۔

گواہ شد۔ غلام محمد سکنہ موضع [illegible] تحصیل کھاریاں گجرات

ضروری اطلاع

مطبوعہ لیکچر جس کا نام "مسلمان اور سکھ" ہے۔ انشاء اللہ شروع اپریل میں ان سب دوستوں کے نام بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ جن کی درخواستیں پیشگی پہنچ چکی ہیں۔ قیمت اور محصول ڈاک کی تفصیل پیکٹ پر درج ہوگی۔ ازراہ کرم حسب وعدہ وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقع دیں۔

خاکسار مینیجر نور قادیان

وصیت نمبر ۲۳۲۷ میں صغرا بانو زوجہ سید امیر حسن ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد اس وقت قیمتی یکصد روپیہ ہے۔ کاتب الحروف فضل حسین احمدی مہاجر گواہ شد۔ فضل حسین احمدی مہاجر مینیجر بکڈپو قادیان۔ العبد۔ صغرا بانو۔ گواہ شد۔ مرزا نذیر علی بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۳۲۵ میں صغرا بیگم زوجہ عبد القدیر قوم ارائیں ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد مہر [illegible] روپیہ کا ہے۔ فقط کاتب الحروف۔ عبد القدیر بی اے۔ العبد۔ صغرا بیگم۔ گواہ شد۔ عبد اللہ سنوری۔

وصیت نمبر ۲۳۲۸ میں کریم [illegible] زوجہ محمد بخش قوم جٹ ساکن [illegible] تحصیل و ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اور جو جائداد یا رقومات میں اپنی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں بعد حیثیت داخل یا جو الکر جاؤں وہ حصہ موعودہ سے ہنمائی جاویں گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد ایک حسن چاندی اور سے روپیہ نقد ہے فقط والسلام۔

۲۵ مارچ ۱۹۲۵ء مسماۃ کرم بی بی زوجہ محمد بخش
گواہ شد۔ چوہدری پیر محمد ساکن شاہپور امرگڑھ
گواہ شد۔ امام الدین ساکن سیکھواں۔

چیدہ خبریں

اسمبلی میں سرحدی صوبہ میں اصلاحات کے نفاذ کا ریزولیوشن پاس ہوگیا۔

ترکی عنقریب ایک عظیم الشان کانفرنس کرکے یورپ میں جو نیوالی موتمر دول کے لئے اپنے نمائندوں کے انتخاب کا حق مانگنے والی ہے۔

انگلستان اور جینوا کے درمیان لاسلکی ٹیلیفون کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ جینوا کی تقریروں کو مسٹر میکڈانلڈ نے آگ تاپتے ہوئے انگلینڈ میں سنا۔

گورداسپور میں ایک ملزم نے جسے سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ مجسٹریٹ پر عین اجلاس جوتہ پھینکا۔

ڈسٹرکٹ جج علی پور کی عدالت میں عورت وکیل پہلی مرتبہ ایک اپیل میں پیش ہوئی اپیل منظور کرلی گئی۔

اسمبلی میں کارڈوں کی قیمت کم کرنے کی تحریک نامنظور ہوگئی۔ کونسل آف سٹیٹ میں بھی۔

ممتاز بیگم کے نئے خاوند کا کراچی میں جو مال تھا۔ قرق ہوگیا۔ ڈگری دار سکھر کا ایک سوداگر جیرم ہے۔

برطانیہ کے بجٹ میں کہا جاتا ہے کہ سامان عیش و طرب پر بھاری ٹیکس لگائے جانے والے ہیں۔ موٹریں بھی اسی ذیل میں شمار کی جائیں گی۔

لکھنؤ فرنگی محل کے مرحوم مولانا عبد الباری کی یادگار میں ادبی انجمن قائم کی جائے گی ۲۰ ہزار روپے جمع ہوچکے ہیں۔

مسٹر اینڈریوز کا تار ہے۔ کہ افریقہ میں قانون امتیاز رنگت لازمی طور پر پاس ہوجائیگا کثرت رائے گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔

یہ خبر اخباروں میں گشت لگا رہی ہے کہ مہاراجہ ہری سنگھ کی شادی عنقریب ہونیوالی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ افواہ بھی ہے کہ دس لاکھ نقد اس کے لئے منظور کیا گیا ہے۔

قانونی تعلیم ہند۔ لارڈ سنہا نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ کو بنگال کے محکمہ تعلیم پر کامل اختیارات حاصل ہوجائیں تو آپ قانونی کالجوں میں قفل ڈالدیں۔ اور کئی سال تک ان کو بند رکھیں کیونکہ بکثرت قانونی تعلیم قوم کی طاقت کو بالکل ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

جدید مہاراجہ اندور منصوری میں

جدید مہاراجہ اندور منصوری میں ۲ ماہ کے قیام کے بعد انگلستان جائیں گے جہاں آپ آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کریں گے سابق مہاراجہ کراچی کے راستہ سے یورپ جائینگے چھوٹی مہارانی اور شاہی خاندان کے چند ارکان کچھ عرصہ کے بعد یورپ کو روانہ ہوں گے۔

شراب کی دوکانیں بند کرنیکا فیصلہ

راولپنڈی کی میونسپل کمیٹی نے لوکل آپشن ایکٹ کی دفعہ ۹ کے مطابق شراب کی دکان کے بند کرنے کا فیصلہ کردیا۔

یورپ میں نئی جنگ کا خطرہ

قوموں کی لیگ کی جینوا میں کاروائی میں رخنہ پڑنے پر روس کو بڑی خوشی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک جنگ کے رونما ہونے کا خطرہ ہے۔

عبد الکریم کے کارہائے نمایاں

مجاہدین ریف نے پھر تطوان پر گولہ باری کی ہے۔ اور یہ گولہ باری ان مورچوں کی نسبت جن سے پہلے گولہ باری ہوتی رہی ہے۔ شہر کے بہت قریب مقام سے کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مجاہدین نے وہاں ہووٹزر کے نمونہ کی توپ نصب کی ہیں

ترکی کی صنعتی ترقیاں

مجلس ملیہ انگورہ نے ایک کروڑ اسی لاکھ ترکی پونڈ کی کوئلہ صنعت آہن۔ اور کچھ دھات کو پختہ بنانے کے کارخانہ کی تعمیر پر صرف کرنے کے لئے منظور کیا ہے۔ یہ روپیہ چار سال تک خرچ کیا جائے گا۔

درخواست دعا

جناب میرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے؛ جو امسال ایف۔ اے کا امتحان دیں گے۔ ناظرین نور ان کے لئے اللہ کے حضور درد دل سے دعا کریں۔ کہ مولا کریم میرزا صاحب موصوف کو امتحان میں کامیابی عطا فرمانے کے علاوہ دین و دنیا کے حسنات سے فائز المرام فرماوے۔

مکان کے لئے باموقع زمین

دارالضعفا کے جانب شمال آبادی شہر سے عین متصل باموقعہ سفید زمین برائے تعمیر مکانات فروخت ہو رہی ہے۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں روانہ کریں۔ معرفت منیجر نور قادیان
ضلع گورداسپور

ناظرین! نور کی توسیع اشاعت کی کوشش کریں۔

"منیجر"